سوال

(199) دسویں ذوالحجہ کو اعمال حج کی ترتیب

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حاجی کےلئے دسویں ذوالحجہ کو اعمال ادا کرنے کی کیا ترتیب ہے، اگر کسی وجہ سے یہ ترتیب برقرار نہ رہ سکے تو اس کی تلافی کیسے ہو سکتی ہے، کتاب وسنت میں اس کے متعلق کیا ہدایات ہیں، وضاحت سے لکھیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ذوالحجہ کی دس تاریخ کو یوم النحر ہوتا ہے یعنی اسے قربانی کا دن کہا جاتا ہے، اس دن اعمال کی ترتیب یہ ہے کہ سب سے پہلے جمرہ عقبہ جسے بڑا شیطان کہا جاتا ہے اسے سات الگ الگ کنکریاں ماری جائیں اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہا جائے جیساکہ حدیث میں اس کی صراحت ہے۔ [1]

اس کے بعد اگر قربانی کرنا ہے تو اسے ذبح کیا جائے کیونکہ قربانی صرف حج تمتع یا قران کرنے والے پر فرض ہے۔ قربانی سے فراغت کے بعد بال منڈوائے یا انہیں چھوٹا کرائے لیکن بالوں کا منڈوانا زیادہ بہتر ہے، اس کے بعد مکہ جا کر طواف افاضہ کرے جسے طواف زیارت بھی کہا جاتا ہے۔ اس ترتیب کو ملحوظ رکھنا افضل ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی ترتیب سے اعمال حج ادا کئے تھے لیکن اگر کسی نے یہ ترتیب برقرار نہ رکھی تو اس کی تلافی کےلئے کوئی قربانی دینا ضروری نہیں ہے۔

چنانچہ حدیث میں ہے، حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں لوگوں کو ان کے سوالات کا جواب دینے کےلئے کھڑے ہوئے تو ایک شخص نے کہا: میں نے قربانی سے پہلے حلق کرا دیا ہے، آپ نے فرمایا: اب قربانی ذبح کر دو، کوئی حرج نہیں ہے۔ دوسرے نے کہا: میں نے جمرہ کو کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر دی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اب رمی کر لو، کوئی حرج نہیں ہے۔ اس دن تقدیم وتاخیر کے متعلق آپ سے جو بھی سوال ہوا تو آپ نے فرمایا: اب کر لو، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔[2]

بہر حال مذکورہ ترتیب کا خیال رکھنا چاہیے لیکن اگر کسی وجہ سے تقدیم وتاخیر ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے متعلق ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: ''جب شام کے بعد رمی کرے یا بھول کر یا جہالت کی وجہ سے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوا دے تو کوئی حرج نہیں۔'' [3]

---

[1] صحیح البخاري، الحج: ۱۷۵۰۔

[2] صحيح البخاري، العلم: ٨٣۔

[3] صحيح البخاري، الحج باب ١٣٠۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:199

محدث فتویٰ